ثمرۃ التربیت اور جمعیۃ الانصار

سیاسی پس منظر اور تاریخ قیام و مقاصد

ڈاکٹر ایچ۔ بی خان

(۱)
ثمرۃ التربیت کا قیام اور اس کا سیاسی پس منظر

۱۸۵۷ء سے قبل برصغیر میں سیاسی، نیم سیاسی اور سماجی تحریکات نے مقامی اثرات کے تحت کام کرنا شروع کر دیا تھا۔ ۱۸۵۷ء کی ناکام جنگ آزادی کے بعد اہل وطن نے اپنے عقائد اور مقامی رسم و رواج کے تحت انقلابی جماعتیں بنانا شروع کر دیں تھیں۔ ان جماعتوں میں سے چند جو ہمارے موضوع سے مناسبت رکھتی ہیں، حسب ذیل ہیں:

۱۔ ہندوؤں نے عصبیت کی بنا پر تقریبات کی آڑ میں مسلمانوں کو پریشان اور دق کرنے کے لیے "مذہبی میلے" منعقد کرنے شروع کر دیے تھے۔ ان میں سے ایک میلہ بنام "گنپتی میلہ" کے نام سے بمبئی اور پونا میں منعقد کیا جاتا تھا۔ اس تحریک کا مقصد مسلمانوں کو سماجی طور پر پریشان کرنا تھا۔[۱]

۲ ۱۸۵۷ء میں دیانند سرسوتی نے "آریہ سماج" قائم کی جس کا مقصد ہندوؤں کو ویدانت کی قدیم تعلیم اور نظام کی طرف متوجہ کر کے مسلمانوں کے خلاف دشمنی کی فضا پیدا کرنا تھی۔[۲]

۳ ۱۸۸۲ء میں دیانند نے ایک انجمن بنام "تحفظ گاؤ کشی" قائم کی۔

۴ بنکم چندر چٹرجی (Bankim Chandra Chatterjee) ایک بنگالی ناول نویس تھے۔ موصوف کے تمام ناول مسلمانوں کے خلاف بغض و عناد پیدا کرنے میں اہم کردار ادا کرتے تھے۔[۳]

۵ پنجاب کی تحریک جس میں پرمانند اور لالہ لاجپت رائے تھے، اپنی ماہیت میں معتدل تھی۔[۴]

۶ ایک اور تحریک دہلی میں قائم کی گئی جس کے سربراہ "ہردیال" دہلوی تھے۔ یہ انقلابی تحریک عوامی تھی اور اس میں ہندو، مسلم، سکھ عیسائی وغیرہ سب ہی شریک ہوسکتے تھے۔[۵]

۷ ۱۸۸۵ء میں انڈین نیشنل کانگریس کا قیام ملک میں سیاسی سرگرمیوں ابتداء کا سبب بنا۔[۶]

۱۸۵۷ء سے قبل شاہ ولی اللہ کے سیاسی افکار اور امام عبدالعزیز کی تحریک انقلاب جنگ آزادی تک کسی شکل میں سرگرم عمل تھی۔ مدرسہ دیوبند ایک طرح سے ولی اللہی دبستان فکر ہی کی پیداوار تھا اس لیے کہ دارالعلوم کے بانیوں میں وہی علماء پیش پیش تھے جو فکری اعتبار سے ولی اللہی تحریک سے منسلک تھے۔ اس ادارے کے سب سے پہلے طالب علم محمود حسن تھے (آپ کا اصل نام محمود حسن تھا مگر اکثر مصنفین نے آپ کا نام محمود الحسن لکھا ہے) موصوف نے ۱۲۹۷ھ/۱۸۷۹ء ۱۸۸۰ء میں ایک انقلابی اور سیاسی جماعت بنام "ثمرۃ التربیت" قائم کی۔ مولانا نے اپنی پارٹی کا نام معنی خیز یعنی تربیت کا پھل رکھا۔ اس پارٹی کا مقصد یہ تھا کہ مستقبل میں جب ہندوستان آزاد ہو تو حصول آزادی میں حصہ لے کر سیاسی تحریک کو کامیاب بنایا جائے۔ نیز حصول آزادی کے سلسلے میں ہندوستان اور بیرون ہندوستان اسلامی ممالک سے روابط پیدا کرکے آزادی پسند ممالک کا تعاون حاصل کیا جائے۔ چنانچہ مدرسہ دیوبند کے فارغ التحصیل طلباء کو افغانستان، ایران، بغداد اور عرب وغیرہ ممالک میں بھیجا گیا۔ جنھوں نے اس تحریک کو کامیاب بنانے کے لیے خفیہ طور پر اہم کردار ادا کیا۔ "ثمرۃ التربیت" نے تیس اکتیس سال تک مسلسل اور خفیہ کام کیا اور اس مدت کے تمام حالات صیغہ راز میں ہیں۔ اس خفیہ تنظیم کا پبلک محاذ ۱۹۱۰ء میں "جمعیۃ الانصار" کے قیام سے عوام کے سامنے منظر عام پر آیا۔ جیسا کہ آئندہ کی تفصیلات سے معلوم ہوگا۔

(۲)

جمعیۃ الانصار کا قیام اور اس کے مقاصد

مولانا محمود حسن کی تحریک "ثمرۃ التربیت" عرصہ تیس سال سے خفیہ مگر عملی کام کر رہی تھی۔ مگر اصل میں یہ تحریک امام عبدالعزیز کی تحریک انقلاب سے منسلک اور اسی تحریک کا نتیجہ تھی۔ موصوف نے اب اس بات کو محسوس کیا کہ اس تحریک کو عوام سے روشناس کرایا جائے تاکہ عوام و خواص اس میں نمایاں حصہ لے سکیں چنانچہ موصوف نے ۲۷ رمضان المبارک ۱۳۲۷ھ/۱۲ اکتوبر ۱۹۱۰ء کو اس تنظیم کو ایک دوسری تنظیم بنام "جمعیۃ الانصار" کی شکل میں مدرسہ دیوبند میں قائم کیا۔ "القاسم" کے بیان کے مطابق اس کے ابتدائی اجلاس میں دس ہزار افراد نے شرکت کی مگر مولانا محمد میاں نے اس جلسے میں تیس ہزار افراد کی شرکت بیان کی اور اس کی تصدیق ضیاء الحسن فاروقی نے بھی کی ہے۔ لیکن مولانا محمد میاں کا بیان جس میں تیس ہزار افراد کی شرکت بیان کی گئی ہے مشکوک معلوم ہوتا ہے۔ چونکہ "القاسم" نہ صرف ہم عصر رسالہ ہے بلکہ اس تحریک کا حامی اور دارالعلوم دیوبند سے متعلق بھی ہے، لہذا "القاسم" کی خبر درست اور واقعہ کے متعلق صحیح معلوم ہوتی ہے[۲] نیز اس جلسہ میں صاحبزادہ آفتاب احمد خان نے ایک تجویز طلباء کے تبادلے کی پیش کی جو منظور ہوئی۔ اس کی رو سے مسلمان عربی دان طلبا کے لیے انگریزی علوم کا حاصل کرنا طے پایا اور انگریزی طلبا کے لیے دینی علوم کا حاصل کرنا طے پایا۔ اس تجویز کا ایک مقصد علوم دنیاوی اور علوم دینی کی تکمیل تھا۔ اور دوسرا مقصد طلبا کے اس میل جول سے دیوبند اور علی گڑھ کے رشتہ اخوت و محبت کو مضبوط بنانا تھا[۳]۔

مولانا محمود حسن نے "جمعیۃ الانصار کا ناظم مولانا عبیداللہ سندھی کو مقرر کیا اور مولانا سندھی نے بڑی جانفشانی اور تندہی سے اس جماعت کو منظم کیا۔ اس کا پہلا اجلاس ۱۵، ۱۶ اور ۱۷ اپریل ۱۹۱۱ء بمقام مرادآباد زیر سرپرستی قاضی محمد شوکت حسین رئیس اعظم مرادآباد میں منعقد کیا[۴]۔

جمعیتہ الانصار کے اغراض و مقاصد

اس جماعت کے اغراض و مقاصد میں سب سے اہم اور بڑا مدعا یہ تھا کہ مدرسہ دیوبند کے مقاصد کی تائید و حمایت کی جائے۔ ان فرائض کے ادا کرنے کے لیے جمعیتہ نے پانچ شعبے قائم کیے۔

" (الف) تکمیل التعلیم، (ب) نظام تعلیم، (ج) الارشاد، (د) تالیف والاشاعت اور (ھ) جلسہ علمیہ اور پانچویں شعبے کا نام 'جمعیتہ الانصار' رکھا"[۵۱]

مفتی عزیز الرحمٰن مصنف "تذکرہ شیخ الہندؒ" نے اس جماعت کے حسب ذیل مقاصد بیان کیے ہیں:

(ل) قرآن مجید اور احادیث کے لطائف و اسرار سے عام مسلمانوں کو مانوس کرنا۔

(ب) عقائد و اصلاح کے لیے علمی مضامین کا پڑھا جانا۔

(ج) مسلمانوں کے مذہبی علوم و معارف کی حفاظت اور اشاعت کے وسائل و ذرائع پر عموماً اور مدارس کی اصلاح و حمایت پر خصوصاً بحث و مشورہ کرنا۔

مفتی صاحب نے اس بات پر بہت زور دیا ہے کہ شیخ الہند کا اصل مقصد دینی اور دنیاوی فلاح و بہبود کے پس منظر میں یہ تھا کہ اس طرح مسلمانوں کو مجتمع کر کے حصول آزادی کی دوڑ میں شریک کیا جائے تاکہ مسلمان اپنا کھویا ہوا وقار و سلطنت اب سیاسی تحریک میں منسلک ہو کر حاصل کر سکیں۔ نیز اس عمل اور طریقے کے ذریعہ سے مسلمانوں کے دلوں سے خوف و ہراس اور سیاسی انجماد کو دور کیا جائے اور اس ترتیب کے ذریعہ ملک و قوم کی خدمت کا جذبہ بھی ابھارا جا سکے تاکہ لوگوں میں جرأت، ہمت، حوصلہ اور مردانگی پیدا ہو سکے"۔

جمعیتہ الانصار کی کارکردگی

مولانا سندھی، شیخ الہند کے مخصوص تربیت یافتہ اور اسلام و قوم کے شیدائی تھے آپ نے جمعیتہ کی تنظیم کے لیے ایک اخبار "الانصار دیوبند" سے شائع کیا۔ تاکہ اس کے ذریعہ جمعیت کے اغراض و مقاصد کی اشاعت و ترویج آسانی سے ہوتی رہے۔ اس طرح

مرادآباد سے بھی دیگر اخبار اور تصنیف و تالیف کا سلسلہ شروع کیا گیا۔⁸ جمعیت کی کارکردگی کی بنا حکومت، اس جماعت اور ارکین کے خلاف ہوگئی۔ حکومت کے عتاب کی وجہ سے اس جماعت نے وقتاً فوقتاً، طریقہ کار اور ناموں کی تبدیلی کے ساتھ جمعیت کے اغراض و مقاصد کی نشر و اشاعت جاری رکھی۔ "جمعیۃ الطلبا" کا قیام بھی اسی سلسلے کی ایک کڑی تھی۔ اس جماعت کو کامیاب بنانے میں مولانا سندھی کے علاوہ مندرجہ ذیل رفقاء کا بھی خاص حصہ تھا۔

"(ا) مولانا محمد صادق کراچی (ب) مولانا ابو محمد لاہوری، اور (ج) مولانا احمد علی۔"

مولانا سندھی نے ۴ جمادی الثانی، ۱۳۳۱ھ / ۱۱ مئی ۱۹۱۳ء کو اراکین اور شرکاء جمعیت کے عدم تعاون اور خلفشار سے غیر مطمئن ہو کر اپنا استعفیٰ پیش کر دیا تھا، اس طرح موصوف نے ۱۳ اکتوبر، ۱۹۱۰ء تا ۱۱ مئی، ۱۹۱۳ء تک بحیثیت ناظم کام کیا۔⁹

شیخ الہند نے مولانا سندھی کے مستعفی ہونے کے بعد اس جمعیۃ کو ایک نئی شکل میں عوام کے سامنے پیش کیا اور اس کا نام "نظارۃ المعارف" اور بعدہٗ تحریک "ریشمی رومال" ہوا۔ ان تحریکات میں بھی مولانا محمود حسن نے مولانا سندھی کی سیاسی خدمات حاصل کیں۔ یہ خدمات تاریخ ہند میں بڑی اہم اور ناقابل فراموش ہیں۔

حواشی

۱؎ ماڈرن مسلم انڈیا اینڈ دی برتھ آف پاکستان۔ از شیخ محمد اکرام ۱۹۷۰ء ۴۵ - ۴۶

دی میکنگ آف پاکستان، از رچرڈ سائمنڈز۔ ۱۹۵۰ء لنڈن ص ۸۰۔

"علمائے حق اور ان کے مجاہدانہ کارنامے" (حصہ اول) از مولانا محمد میاں ۱۹۴۷ء، دہلی ص ۱۲۱-۱۱۸

۲؎ پاکستان: دی فارمیٹو فیز۔ از خالد بن سعید، ۱۹۶۸ء (دوسرا ایڈیشن) کراچی۔ ص ۲۲۔

تواریخ کانگریس۔ از بی۔ پٹابھائی سیتارامیا، ۱۹۳۰ء لاہور۔ ص ۱۲-۱۳۔

۳؎ "مسلم سیپریٹیشن ان انڈیا" از عبدالحامد، ۱۹۷۱ء کراچی ص ۲۷۔

۴؎ "علمائے حق اور ان کے مجاہدانہ کارنامے" (حصہ اول) محولہ بالا، ص ۱۲۱۔

۵ ایضاً (حصہ اول) ص ۲۳-۱۲۱۔
۶ "القاسم"، ماہنامہ دیوبند، ذی قعدہ ۱۳۳۰ھ/اکتوبر ۱۹۱۲ء ص ۱۸،
"تذکرہ شیخ الہند"۔ از مولانا مفتی عزیز الرحمن بجنوری ۱۹۶۵ء، ص بجنور ص ۱۵۲۔
"علمائے حق" (حصہ اول) محولہ بالا، ص ۲۹-۱۲۸۔
اسٹڈیز ان اسلامک کلچر ان انڈین انوائرنمنٹ، از عزیز احمد، ۱۹۶۴ء لنڈن ص ۲۰۵
نوٹ :۔ مولانا محمود حسن خلف مولانا ذوالفقار علی (دیوبندی) ولادت ۱۲۶۸ھ/ ۱۸۵۲ء، وفات ۱۳۳۹/۱۹۲۰ء ہے۔ موصوف مدرسہ دیوبند کے سب سے پہلے طالب علم۔ ۱۸۷۳ء میں آپ کو سند فضیلت ملی، موصوف کے والد سرکاری ملازم تھے۔ پھر بھی انھوں نے مدرسہ دیوبند کے قیام اور توسیع میں حاجی عابد حسین صاحب کی معاونت اور مدد کی۔ مولانا محمود حسن فراغت کے بعد اس مدرسہ میں بہ حیثیت مدرس چہارم مقرر ہوئے اور اپنی وفات تک اسی ادارے سے منسلک رہے۔ "تذکرہ شیخ الہند" ص ۵۱۔
۷ "القاسم"، ربیع الثانی ۱۳۳۹ھ، ج ۱، ش ۹، ص ۹؛
"علمائے حق" (حصہ اول) محولہ بالا، ص ۳۰، ۱۲۹؛ تذکرہ شیخ الہند، محولہ بالا۔ ص ۱۵۲
دیوبند اسکول اینڈ دی ڈیمانڈ فار پاکستان، از ضیاالحسن فاروقی ۱۹۶۳ء بمبی، ص ۵۶، ۵۷
"القاسم"، شوال ۱۳۳۰ھ، ص ۱۴؛
نوٹ :۔ ضیاءالحسن صاحب نے "جمعیتہ الانصار" کا قیام ۱۹۰۹ء میں لکھا ہے مگر اصل میں یہ جماعت ۱۹۱۰ء میں قائم ہوئی۔ نیز محمد اکرام نے ۱۹۰۶ء میں اس کا قیام بیان کیا ہے اور اس جلسہ میں صاحبزادہ آفتاب احمد خاں کی شرکت بیان کی ہے۔ مگر یہ بھی خلاف تحقیق ہے۔
ماڈرن مسلم انڈیا اینڈ دی برتھ آف پاکستان۔ محولہ بالا، ص ۱۱۴؛
دی دیوبند اسکول اینڈ دی ڈیمانڈ فار پاکستان۔ محولہ بالا، ص ۵۶؛
"القاسم"، ربیع الثانی ۱۳۲۹ھ، ج ۱، نمبر ۹، ص ۹؛

۸ه "القاسم"، دیوبند، شوال ۱۳۳۰ھ/دسمبر ۱۹۱۲ء، ص ۶-۱۲ ؛
"علمائے حق"، حصہ اول، محولہ بالا، ص ۳۱-۱۳۰ ؛
دی دیوبند اسکول اینڈ دی ڈیمانڈ فار پاکستان، از ضیاء الحسن فاروقی، ۱۹۶۳ء بمبئی ص ۵۸۔

۹ه القاسم، شوال ۱۳۳۰ھ، ص ۴؛ اور ربیع الثانی ۱۳۲۹ھ، ص ۶ ؛
"علمائے حق اوران کے مجاہدانہ کارنامے" (حصہ اول)، محولہ بالا ص ۱۳۱ ؛
"تذکرہ شیخ الہند"، محولہ بالا، ص ۵۴-۱۵۳ ؛

نوٹ:۔ طلبہ کے تبادلے کی اسکیم بڑی اہم اور نافع تھی۔ مگر اس کا ثمرہ بہت تلخ برآمد ہوا۔ یعنی علی گڑھ کالج کے ایک طالب علم (انیس احمد ابن ادریس احمد) نے جو دیوبند میں زیر تعلیم تھا آگے چل کر خفیہ پولیس کا کردار پیش کیا جس کے نتیجے میں شیخ الہند گرفتار ہوئے۔

"علمائے حق اوران کے مجاہدانہ کارنامے" (حصہ اول)، ص ۱۳۱ ؛
دی دیوبند اسکول اینڈ دی ڈیمانڈ فار پاکستان، محولہ بالا، ص ۵۸ ؛

۱۰ه "القاسم"، ربیع الثانی ۱۳۲۹ھ، ج ۱، نمبر ۱۸، آخر صفحات۔

۱۱ه ایضاً، ص ۶ ؛
"تذکرہ شیخ الہند" محولہ بالا، ص ۱۵۳ ؛

۱۲ه "تذکرہ شیخ الہند" محولہ بالا ص ۱۵۳ ؛

۱۳ه ایضاً ص ۱۵۳ ؛

۱۴ه ایضاً، ص ۵۴-۱۵۳ ؛
ماڈرن مسلم انڈیا اینڈ دی برتھ آف پاکستان، محولہ بالا، ص ۱۱۴ ؛

۱۵ه "تذکرہ شیخ الہند"، محولہ بالا، ص ۵۴-۱۵۳ ؛
"القاسم"، صفر ۱۳۳۲ھ، دسمبر ۱۹۱۳ء، ص ۵ ؛
اے ہسٹری آف دی فریڈم موومنٹ، جلد ۲، از "دی بورڈ آف ایڈیٹرز"، ۱۹۶۰ء کراچی ص ۱۸۴ ؛